عنوانات

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اللہ ربُّ العزّت تبارک و تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم کی تمام شامل حال نعمتوں اور اُس کی کامل بخششوں کے لیے اُس کا شکر ہے، اور درود و سلام حضور سیّدِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر جو بروزِ محشر اپنی عام اُمّت، آل پاک اور صحابہ کرام علیہم الرضوان جو ہدایت کے ستارے ہیں، شفیع ہوں گے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے ناموں سے تقدّس اور اپنی کبریائی سے برتر اور اعلیٰ ہے اور خاتم النبییّن الامّی احمد مجتبیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت میں خود اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

"اور سلامتی ہو اُس شخص پر جس نے ہدایت کی پیروی کی"۔

اور اُس کی آل، اصحاب اور اہل بیعت سب پر سلامتی ہو۔

اے تلمیذ الرحمٰن! جاننا چاہیئے کہ سلک سلوک کی برکات کے فیض تصوّف کے نکات تصرف کے تصوّر اور ذات کی عین توحید اسم اللہ کا تصوّر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

"اپنے رب کا نام لے جس نے انسان کو پانی ملے خون سے تخلیق کیا"۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو محض انسانیت ہے۔

حدیث قدسی ہے:۔

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ

"انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا راز ہوں"۔

جواب باصواب کہتا ہوں کہ حضور نبی غیب دان خواجۂ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مشرف مسرور اور مغفور ہیں اور نفس و شیطان پر غالب و قاہر ہیں اور حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے مقہور ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا ہے اور ہمارا نور اللہ تعالیٰ سے ہے۔

حدیث قدسی ہے:۔

كُنْتُ كَنْزاً مَخْفِياً فَاَحْبَبْتُ ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف۔

"میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پس میں نے جب چاہا پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کی تخلیق فرمائی۔"

ہے تو حقیقت میں ایسا ہی لیکن یہ قیل و قال کے متعلق نہیں اور نیز فرمایا ہے:

دع نفسك وتعال۔

"اپنے نفس کو چھوڑ اُوپر جا۔"

صاحب ہدایت و ربوبیت۔

حدیث قدسی ہے:۔

من عرف الله لا یخفی علیه شئ۔

"جس نے اپنے اللہ کو پہچان لیا اُس پر کوئی شے مخفی نہیں رہتی۔"

ارشاد نبوی ہے:۔

من عرف ربه فقد کل لسانه

"جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اُس کی زبان گونگی ہو گئی۔"

ارشاد نبوی ہے:۔

من عرف ربه فقد طال لسانه

"جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اُس کی زبان لمبی ہو گئی۔"

ذکر با مخلوق کو چھوڑ چنانچہ زبان کو چھوڑ دے، اور روح کو چھوڑ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ

غیر مخلوق ہے۔ غیر مخلوق کو غیر مخلوق ہی کے ذکر سے یاد کرنا چاہیئے، اس طرح پر کہ اللہ تعالیٰ ذکر کرے تو بندے کو سنائی دے اور بندہ ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ کو سنائی دے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں خود اس بات کو فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ

"تم مجھے یاد کرو میں تجھے یاد کروں گا۔"

ففروا الی الله یقبل الله فارق النفس

"اللہ کی جانب بھاگو، جو شخص نفس سے علیٰحدہ ہو کر اُس کی طرف آتا ہے وہ اُسے قبول کر لیتا ہے۔"

پھر فرماتا ہے:۔

دع قلبك ودع روحك

"اپنے دل اور روح کو بھی چھوڑ دے۔"

پھر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے:۔

قل الله ثم ذرهم

"اے محمد تو اللہ کر، اور اُن کو اُن کی حالت پر چھوڑ دے۔"

پھر فرماتا ہے:۔

سبحان الله طار روحه

"سبحان اللہ اُس کی روح اُڑ گئی۔"

ارشاد نبوی ہے:

من لم ادیت فرض الدائم لم یقبل الله فرض الوقت ومن لم ادیت فرض الوقت لم یقبل الله فرض الدائم۔

"جو شخص دائمی فرض ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُس کے وقتی فرائض کو قبول نہیں کرتا اور جو شخص وقتی فرض ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُس کے دائمی فرض کو قبول نہیں کرتا۔"

پس معلوم ہُوا کہ ذکر دائمی کے سوا وقتی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگرچہ نماز ادا کرتے کرتے اُس کی پیٹھ کُبڑی ہی کیوں نہ ہو گئی ہو اور وقتی نماز کے بغیر دائمی ذکر قبول نہیں ہوتا خواہ پارسائی کرتے کرتے بال کٹ کر باریک ہو گیا ہو۔

سلطان الذاکرین ذکر غیر مخلوق برزخ اسم اللّٰہ واسم لِلّٰہ واسم لَہٗ اور اسم ھو ہے جیسا کہ باہو فقیر فنافی اللہ کہتا ہے ؎

کہ ذکرش ھو کند باہُو نہ مُرد است
کہ ذکر واصلاں آلودہ برد است

جو دم ذکر الٰہی کے بغیر لیا جائے وہی مُردہ ہے۔ جب ایسی حالت ہو جاتی ہے تو نفس دل ہو جاتا ہے اور دل رُوح اور رُوح سِرّ (راز) اور سِرّ اسم اللّٰہ ہو جاتا ہے۔ اور اسم اللّٰہ توحید ہے اور توحید غیر مخلوق ہے۔ اہل اللہ موحد اسی کو اہل توحید مطلق کہتے ہیں ؎

چرا چشمے نہ بینی خویشتن را
کہ نفس کشتہ باید راہزن را

ترجمہ:۔ تو کیسی آنکھ رکھتا ہے کہ اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتا کہ اس ڈاکو نفس کو مارنا چاہیئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

"ہم اُسے شہ رگ کی نسبت سے بھی زیادہ قریب ہیں"

انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ایسا ہے جس طرح ہڈیوں میں مغز ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

"تمہاری جانوں میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے۔"

وجود میں نفس و شیطان کی اہمیت

وجود میں نفس اور شیطان اس طرح ہیں جس طرح مغز کی رگیں۔ پس مغز کیا معنی رکھتا ہے۔ جس طرح مغز، پوست اور رگ کا تعلق بدن ہے اسی طرح اہل علم اور فقیر میں فرق ہے۔ جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تو اُسے قالوا ثالث ثلاثۃ کی حقیقت کا علم ہو جاتا ہے۔ اس حساب سے انسان کے وجود میں تین خدا ہوئے

۱۔ نفس ۲۔ خواہش

ان دونوں کو مار ڈال اور ان اللہ لہ واحد (بیشک اللہ معبود واحد ہے) اپنے اُوپر ثابت کر۔ پھر تو حقیقی مسلمان بن جائے گا گویا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بُت توڑ کر بُت خانے سے نکلے ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:۔

من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہ

"جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے پروردگار کو پہچانا۔"

ارشاد نبوی ہے:۔

من عرف نفسہ بالفناء فقد عرف ربہ بالبقاء

"جس نے اپنے فانی نفس کو سمجھا اُس نے اپنے رب کو باقی سمجھا۔"

حرص اہل حرص کو اور اللہ، اللہ والوں کو۔

ارشاد نبوی ہے:۔

من یشغل بشئ عن ذکر اللہ تعالیٰ فھو صنمک

"جو چیز ذکر اللہ سے تجھے ہٹائے وہی تیرے لیے صنم ہے۔"

ففروا الی اللہ (اللہ کی جانب بھاگو) کو شاید تو نے ففروا من اللہ (اللہ تعالیٰ سے بھاگو) سمجھ لیا ہے۔

اے تا دمِ مرگ عقل کے اندھے! کیا تو نے خواجہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

نہیں سُنا کر۔

لا یشغلھم عن ذکر اللہ تعالیٰ طرفۃ العین

"آنکھ کا جھپکنا بھی اُن کو اللہ کے ذکر سے باز نہیں رکھ سکتا۔"

علم اور مرشد کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ علم کیا ہے؟ علم ایک راہ ہے اور مرشد ہمراہی ہے جس شخص کے ساتھ ہمراہی نہیں وہ گمراہ ہے اور جسے راہ حاصل ہے وہ بادشاہ ہے۔

۱۔ فنا فی الشیخ۔
۲۔ فنا فی الرسول۔
۳۔ فنا فی اللہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واذکر ربک اذا نسیت

"اپنے رب کو اُس وقت یاد کر جب تو سب کچھ بھول جائے۔"

شاید تو:

لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ۔

"جب تک تم اپنی عزیز چیز کو خرچ نہ کرو گے تم نیکی حاصل نہیں کر سکو گے۔"

کو:

کُلُوا واشرَبُوا وَلَا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین

"کماؤ، پیو لیکن فضول خرچی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والے کو اچھا نہیں سمجھتا۔"

سے مبدّل کرتا ہے۔

موت کیا ہے؟

ارشاد نبوی ہے:

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

"موت ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتی ہے۔"

اس غریب کی نصیحت دل کے کانوں سے سُن کہ ہر ایک ذی نفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔ کیا تو نے اس دن کو فراموش کر دیا تبھی تو مخلوق کے حق کو لے بیٹھا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حق کو چھوڑ دیا ہے پس معلوم ہو گیا کہ

ارشاد باری تعالیٰ:

ومن کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی

"جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ عقبیٰ میں بھی اندھا ہی رہے گا۔"

ارشاد نبوی ہے:

لاطاعۃ المخلوق فی معصیۃ الخالق

"خالق کی گنہ گاری میں مخلوق کی طاعت نہیں پائی جاتی۔"

اے عزیز!

یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ لکل امرئ منھم یومئذ شان یغنیہ۔

"جس روز مرد اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی اور بچوں سے بھاگے گا ان میں سے ہر ایک کو اپنی اپنی نجات کی فکر ہو گی کہ وہ اس کو بس کرتا ہے۔"

کو یاد کر اور اللہ کے ذکر سے دل کو شاد کر۔

اہل روایت اور اہل ہدایت کون؟

جاننا چاہیئے کہ اہل علم اہل روایت ہیں اور اہل فقر اہل ہدایت۔ پس روایت ہدایت کے لیے ہے نہ کہ رشوت اور دنیاوی محبت اور سونے چاندی کے لیے۔

ارشاد نبوی ہے:

المبتدعون کالکلاب النار

"بدعتی لوگ دوزخ کے کتے ہیں۔"

شیطان کا اعلان کرنا

شیطان صبح سویرے طمع کا ڈھول بجاتا ہے اور دنیا کو بنا سنوار کر اہل حرص وہوا کے پیش کرتا ہے اُس وقت جس کے دل میں دنیا کے درم و دینار کی محبت ہوتی ہے وہ پہلے دنیا سے اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں، میں تیری ہی یاد میں رہوں گا۔

پس دنیا شیطانی اسباب ہے جو شیطانی اسباب کو حاصل کرنا چاہتا ہے وہ شیطان کے تابع ہو جاتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

حب الدنیا راس کل خطیئة

"دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے۔"

ارشاد نبوی ہے:۔

وترك الدنيا راس كل عبادة

"اور دنیا کو ترک کرنا تمام عبادتوں کی اصل ہے۔"

پس جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی دنیا کی محبت ہے وہ خود کو شیطان کے سلسلے میں شمار کرے ۔

باھو، سہ طلاقش داد دنیا را رسول
ہر کہ دنیا را نگاہ دارد آں جہول

ترجمہ:۔ باھوؒ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو تین طلاقیں دیں۔ جو دنیا کو حفاظت سے رکھتا ہے وہ جاہل ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

حب الدنیا والدین لا یسعیان فی القلب کالماء

والنار فی اناء واحد۔

"دنیا اور دین دونوں کی محبت ایک دل میں نہیں سما سکتی جیسا کہ آگ اور پانی ایک برتن میں سما سکتے۔"

شیطان کی دکان داری

یہ گوشہ نشین جو تو دیکھتا ہے دراصل اہل ریا ہیں جو خود کو بزرگ ظاہر کرتے ہیں۔ اور شیطان کے ڈھپنے ہوئے دکان دار ہیں جو خود کو اہل حضور جانتے ہیں لیکن ہیں خدا سے دُور۔

صاحب حضوری ہونے کے پانچ طریقے

حضور نبی غیب خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہونے کے پانچ حسب ذیل طریقے ہیں:۔

حضوری کا پہلا طریقہ

اہل شریعت کو خواب میں زمین پر۔

حضوری کا دوسرا طریقہ

اہل طریقت کو مراقبہ میں۔

حضوری کا تیسرا طریقہ

اہل حقیقت کو مکاشفہ میں۔

اہلِ معرفت کو روح اللہ ہیں۔

اہلِ عشق کو ایک لحظہ میں استغراق مدِ نظر رہتا ہے۔ ان کو ہمیشہ ایک مقامِ حضوری حاصل ہوتی ہے۔

فقر کا مقام کا ایک بحرِ عمیق ہے جو سدرۃ المنتہیٰ رُوح الامین کا مقام ہے۔ اس حق الیقین مقام کو صرف اہلِ دین ہی دیکھ سکتے ہیں۔

راہِ عشق کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ یہ عشق کی راہ مذہب و ملت اور کتابوں میں تحریر نہیں ہے اس سے مراد ربُّ الارباب ہے۔ جب حضور خواجۂ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج سے مشرف ہو کر واپس تشریف لائے تو پہلے عاشقوں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے خدا کو دیکھا تو آپ نے فرمایا:

بلیٰ، من رانی فقد رای الحق

"ہاں جس نے مجھے دیکھا اُس نے گویا اللہ کو دیکھا"

اس کے بعد علماء نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے خدا کو دیکھا چونکہ آپ کے حق میں "وما ینطق عن الھویٰ" وارد ہے تو آپ نے فرمایا:

تفکروا فی نعماء ولا تفکروا فی ذاتہ

"(اس کی نعمتوں کا خیال کرو لیکن اس کی ذات کے بارے میں کچھ نہ سوچو)"

اس دیدار سے بڑھ کر کوئی نعمت، لذت، شوق، عیش و راحت نہیں۔ کیونکہ اس کے لیے دونوں جہان مبتلا اور مشتاق ہیں جس نے دیکھا وہ گم ہو گیا پھر اُسے

کسی نے نہیں دیکھا۔ سِرّ سِرّ کو پہنچ گیا جو عقل سے تحقیق ہو سکتا ہے۔ پوچھنا، دیکھنا فنا فی اللہ و بقاء باللہ کے عشق کی نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت مقرر کرنا کفر، شرک اور مردودگی ہے پس اُسے بیچون اور بیچگون اور بے مثال دیکھنا چاہیئے یہ "نُورٌ علیٰ نُور" ہے اور پوچھنا ہوشیار عاشق کا کام ہے کیونکہ یار کا راز یار کے پاس ہے ؎

بدیدم آنکہ رحمت سرّ آں است
نشانے کس دہد آں لامکان است

ترجمہ:- میں نے رحمت کے اسرار کو دیکھا تو اس کا راز ہے۔ اس کا نشان پتہ کون دے سکتا

باہو، اگر کسے گفت دہ آں را نشانی
ز تو نزدیک با تو یار جانی

ترجمہ:- باہو اگر کوئی تجھ سے اس کی نشانی معلوم کرے تو کہہ دے تیرا یار جانی تیری جان سے زیادہ قریب ہے۔

فقیر کی قبر کی کیفیت

جاننا چاہیئے کہ جب فقیر کو قبر میں ڈالتے ہیں اور منکر نکیر سوال و جواب کے لیے قبر میں داخل ہوتے ہیں تو فنا فی اللہ فقیر کی پیشانی پر اسم اللہ واضح ہوتا ہے۔ جب دونوں ہاتھ اُٹھاتا ہے، دائیں ہاتھ پر اسم اللہ لکھا ہوتا ہے اور بائیں ہاتھ پر اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرشتے یہ حالت دیکھ کر لوٹ جاتے ہیں اور کہتے ہیں:

یا عبد الصالح نم کنوم العروس جزاک اللہ فی الدارین
خیرا لا تخف۔

"اے نیک بندے! تو دلہن کی نیند سو، اللہ تعالیٰ تجھے دونوں جہان میں نیکی عطا کرے، ذرا خوف نہ کر"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

"تحقیق اللہ کے دوستوں کو کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

پس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار باتیں جو امور شریعت اور آداب کے بارے میں ہیں مخلوق کو بتا دینا اور تیس ہزار باقی کو محفوظ کر لینا کیونکہ وہ راز کی باتیں ہیں۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ فنا فی اللہ کے برزخ میں دیدار حضور کے مشاہدے میں رہتے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل

ترجمہ:۔ میرے اوپر کوئی وقت ایسا آتا ہے کہ اس میں کوئی نبی رسول اور مقرب فرشتہ بھی دخل اندازی نہیں کر سکتا۔

پس نبی مرسل حضرت محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تھے مگر عشق کے راز کی سوزش کے سبب بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے تھے کہ:۔

یا رب محمد لم یخلق محمد!

اے محمد کے رب کاش کہ تو محمد کو پیدا نہ کرتا

تخلقوا باخلاق اللہ

"اللہ تعالیٰ کے اخلاق کی خو ڈالو۔"

اور باقی تیس ہزار کو خواہ کہو خواہ نہ کہو۔ یہ تیرا اختیار ہے۔

پس اے عزیز! اس رسالے کے مطالعہ سے ایک لحظہ میں استغراق کی توحید اور مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات عنایت ہوتی ہے۔

حقیقی مرشد کون؟

جاننا چاہیئے کہ مرشد مردہ ہے جو بغیر ذکر، فکر، ریاضت اور مشقت کے اسم

اللہ ذات کے تصور سے مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچا دے جو اس میں شک کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔

ارشاد نبوی ہے:۔

ان الشیطن لا یتمثل بی

"شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔"

جو مرشد خود صاحب حضوری ہے اس کے لیے طالبوں کو حضوری حضرت میں پیش کرنا کچھ مشکل نہیں لیکن شرط یہ ہے طالب اور مرشد دونوں واقف کار ظاہر و باطن میں شریعت مطہرہ پر قائم ہوں۔ اور قرآن و حدیث کے عامل ہوں نہ شریعت مطہرہ کے تارک ہوں اور بدعات کو اپنانے والے ہوں۔

ابو سعید خزار کا فرمان

حضرت ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔

کل باطن مخالف لظاہر فھو باطل

"جو باطن ظاہر کے مخالف ہو وہ باطل۔"

فقر میں علم و جہالت نہیں کیونکہ اگر کوئی شخص علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا تو شیطان لعین نہ بن جاتا بلکہ علم ایک بہت بڑا پردہ ہے۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ کافی ہے اُسے کافیہ کی ضرورت نہیں اور جس کا ہادی اللہ ہے اُسے ہدایہ کی ضرورت نہیں اور جس کو حق حصول ہے اُسے صرف و نحو اور علم اصول کی بھی کچھ حاجت نہیں۔

جہالت اور علم میں فرق

جاننا چاہیئے کہ جہالت عذاب اور علم عین ثواب بہشت، اور عذاب دوزخ ہے

اہل محبت کو نہ ثواب سے کچھ تعلق ہے اور دوزخ کے عذاب سے واسطہ بلکہ وہ نفس کے محاسبے میں اپنی جان کباب کرتا رہتا ہے اور درویشوں کے لیے اللہ کافی ہے باقی سب ہوس ہے۔

علم اور فقر میں امتیاز

علم سراسر یادداشت، حساب اور شمار ہے اور فقیر ہمیشہ محبت اور عشق کے ذکر و فکر میں غرق دیدار کا طالب رہتا ہے۔

اہل دیدار دیوانے اور عاشق ہوتے ہیں اور اہل علم دیوان خانوں میں تلاش معاش کے لیے بیٹھے ہیں اور خدا سے دور ہیں اور نفس پرور ہیں۔ فقراء کی بغل میں یار ہوتا ہے وھو معکم اینما کنتم جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔

فقیر اور فقیہہ میں امتیاز

فقراء اور فقہاء میں یہ فرق ہے کہ فقیر صاحب ذوق و شوق اور خدا میں غرق رہتے ہیں اور فقیہہ مسائل، سطور، حروف اور اوراق مطالعہ میں مصروف رہتے ہیں۔ پس مسئلوں کا مطالعہ تو قبر تک ہے لیکن ذکر الٰہی اُس وقت بھی رفیق ہوتا ہے۔

فقیر کی حقیقت

فقیر صاحب معرفت اور اہل توفیق ہوتے ہیں ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا یموتون۔ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ ڈر اور نہ خوف اور نہ ہی وہ مرتے ہیں۔

مراتب میں فرق ہونا

کسی فقیہہ کا نام عارف نہیں اور نہ ہی اولیاء اللہ ہے۔ فقیر خدا سے واصل ہیں

پس فقیہہ کا مرتبہ دنیاوی ہے اور فقیر خدا کا ہم نشین ہے۔

حدیث قدسی میں ہے:۔

انا جلیس مع من ذکرنی

میں اُس کا ہم نشیں ہوں جو مجھے یاد کرے۔

فقیہہ علماء کو انبیاء کی وراثت کا فخر ہے اور انبیاء علیہم السلام کو فقر کا فخر ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

الفقر فخری والفقر منی وبہ افتخر علی الانبیاء

"فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے اور اسی ہی سے مجھے انبیاء پر فخر حاصل ہے"

علماء کے پاس شرعی دلیل ہے۔ فقراء کا دم قدم رب جلیل کی توحید میں ہے۔ علماء اگرچہ صاحب علوم ہیں لیکن معرفت کی راہ سے محروم ہیں۔ جو فقر کی راہ پہ چلتا ہے اس کا نفس مر جاتا ہے اور اُسی کا مارنا اُن کا مقصود ہے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ جلدی اپنے مطلوب کو پہنچ جاتے ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:۔

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

"موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتی ہے"

جو وہ راہ نہیں چلتا وہ مردود ہے۔ سمجھ لیا جس نے سمجھ لیا۔

جو فقیر اللہ کا طالب ہے وہ کبھی غیر شرع ایک قدم بھی نہیں رکھتا اگرچہ اس کا ظاہر خراب ہی ہو۔ اس کی حقیقت عین حضرت خضر علیہ السلام اور مہتر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سی ہے۔

اگر جہالت میں کوئی خدا رسیدہ ہو جاتا تو ابو جہل کعبے میں مرتد نہ رہتا۔

ارشاد نبوی ہے:۔

من تزھد بغیر علم فھو جن فی اٰخر عمرہ او ماۃ کافر

"جو علم کے بغیر زہد کرے وہ کافر یا دیوانہ ہو کر مرتا ہے۔"

پس فقر کی راہ محبت میں ہے۔ چنانچہ اصحاب کہف کا کتا فقرا کی محبت کے سبب آدمی کے مرتبے کو پہنچا۔

سگِ اصحاب کہف روزے چند

پے، نیکاں گرفت مردم شد

ترجمہ:۔ صاحبِ کہف کے کتے نے چند دن نیکوں کی پیروی کی تو انسان ہو گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وما خلقت الجنّ والانس الا لیعبدون ای لیعرفون

"جنوں اور انسانوں کو میں نے عبادت کے لیے تخلیق کیا ہے یعنی وہ مجھے پہچانیں۔"

پس یعبدون اہل علم ہیں اور مبتدی ہیں۔ اور یعرفون اہل فقرا ہیں جو منتہی ہیں۔

باہو اللہ بما نزدیک چوں گویند دور

چشم زد آنجا برد بامین نور

ترجمہ: باہو اللہ ہمارے قریب ہے اس کو دور کیوں کہتے ہیں جس نے اس کے ساتھ آنکھ لگائی وہ خود نورانی ہو گیا۔

جو شخص ظاہر میں اہلِ علوم ہے وہ معرفت اور استغراق باطنی کے ذکر اور فکر سے بے خبر اور محروم ہے۔

فضیلت تو بیشک اچھی ہے لیکن وسیلے کے بغیر فضیلت کسی کام کی نہیں۔ چنانچہ فضیلت تک قضا تک پہنچا دیتی ہے۔ اور وسیلہ فقر و فاقہ سے رضا تک پہنچا دیتا ہے۔ اسی لیے حضرت ام المسلمین امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قضا

کو قبول اور اختیار نہ کیا اور جان خدا کی رضا کے تصرف میں دی۔

جو فقیر ظاہر میں عبادت نہیں کرتا وہ علماء کے نزدیک ظاہر میں گنہگار ہے اور علماء جو ظاہری عبادت کرتے ہیں وہ فقر کے نزدیک باطن میں گناہ ہے اس لیے کہ علماء حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مرتبہ رکھتے ہیں جو ظاہر میں کلیم اللہ ہیں۔ اور فقرا کو حضرت خضر علیہ السلام کا باطنی مرتبہ حاصل ہے چنانچہ ان کا قصہ سورۂ کہف میں درج ہے کہ کشتی کا توڑنا، بچے کو مار ڈالنا اور دیوار کی مرمت کرنا۔

جب تو دیکھے کہ کوئی فقیر علم، ذکر، فکر، ریاضت، زہد اور تقویٰ میں بہت کوشش کرتا ہے اور تکلیف اٹھا رہا ہے۔ جان لے کہ وہ ابھی گمراہی کے جنگل میں مارا مارا پھر رہا ہے جب تک کہ وہ فنا فی اللہ کی حضوری کی توحید میں غرق نہ ہو جائے۔

وسیلہ کی اہمیت و افادیت

جاننا چاہیے کہ وسیلہ فضیلت سے بہتر ہے کیونکہ گناہ کرتے وقت نفس کو اگر قرآن و حدیث کی فضیلت، دوزخ کا خوف، بہشت کی لذت، مسائل فقہ، خدا سے ڈرنے، حضور کی شفاعت، قیامت کے عذاب اور پل صراط وغیرہ تمام احوال کا علم بھی ہو تو بھی گناہ سے باز نہیں رہ سکتا لیکن اگر اس وقت بطور وسیلہ شیخ کا نام لے کر فریاد کرے یا صورت شیخ کا تصور کرے یا اسم اللہ کا تصور کرے تو نفس گناہ سے باز آ جاتا ہے اور قہر الٰہی سے ڈر جاتا ہے۔ پس وسیلے کا مرشد فضیلت کے مرشد سے بہتر ہے۔

چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کو زلیخا نے گناہ سے فضیلت دکھا سکی۔ بلکہ وسیلے نے قدرت الٰہی سے وہاں کام کیا۔ اور زلیخا اور یوسف علیہ السلام کو زنا سے جدا کر دیا اور منع کیا۔

نگاہِ فقیر کی اہمیت و افادیت

کامل فقیر کی ایک نظر تمام عمر کی عبادت سے بہتر ہے اور نیز فضیلت کے تمام علوم اور فقر کے تمام مسائل سے بہتر ہے کیونکہ علم تو ظاہری چمڑے میں ہے اور معرفت کی توحید کا علم فقیر کے سینے میں ہوتا ہے جو سرِ الٰہی ہوتا ہے۔

علماء تو علم انسانوں سے حاصل کرتے ہیں اور فقراء اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

وعلمناہ من لدنا علما

"اُسے ہم نے اپنے پاس سے علم سکھایا"

تمنائے اہلِ علم اور اہلِ فقر

اہلِ علم تو دنیا مردار اور اُس کے مال و متاع کی طلب میں ہوتا ہے اور فقیر مولیٰ کے دیدار کے طالب ہوتا ہے۔

اہلِ علم پر تو فقط دوزخ ہی حرام ہے لیکن فقیر پر دوزخ اور بہشت دونوں ہی حرام ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

یرجوا لقاء ربہ

وہ اپنے رب کے دیدار کی تمنا رکھتے ہیں۔

ملعون طالب کون؟

جس کی نظر دنیا اور اہلِ دنیا کی وقعت ہے وہ دونوں جہان میں ملعون طالب ہے

وہ درویش نہیں۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

الدنیا ملعون وما فیہا ملعون الا ذکر اللہ

"اللہ کے ذکر کے سوا جو کچھ دنیا میں ہے اور دنیا خود سب ملعون ہے"

ارشادِ نبوی ہے:۔

الایمان بین الخوف والرجاء

"ایمان خوف اور اُمید میں ہے"

طالبِ دنیا اور طالبِ عقبیٰ کون؟

ارشادِ نبوی ہے:۔

طالب الدنیا مخنث وطالب العقبیٰ مونث وطالب المولیٰ مذکر۔

"دنیا کا طالب مخنث ہے اور عاقبت کا طالب مؤنث اور مولیٰ کا طالب مذکر ہے"

ان دونوں کے درمیان اہلِ ایمان ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

ما زاغ البصر وما طغیٰ

ترجمہ:۔ نہ آنکھ جھپکی نہ دیکھنے میں غلطی کی۔

طالبِ مولیٰ مذکر ہے۔

دو گواہوں کی طلبی

قاضی با خدا راضی فقیر فنا فی اللہ اور توحید میں غرق شدہ سے دو گواہ طلب کرتا ہے:۔

۱۔ حضور توحید میں استغراق۔

۲۔ موتوا قبل ان تموتوا۔ (مرنے سے پہلے مرجاؤ)

چودہ طبق کی تخصیص

جاننا چاہیئے کہ مقام فی اللہ چودہ طبق میں نہیں ہے وہ مقام توحید میں غرق ہے۔ توحید کہاں ہے؟ جہاں پر خدا ہے۔ خدا کہاں ہے؟ خدا ہم میں ہے۔ ہم کہاں ہیں؟ خدا کے ساتھ ہیں۔

چودہ طبق کے مقام پیاز کے پردوں کی مانند ہیں اور فقیر کا مقام توحید ہے اہل مقامات کی محبت والے اہل پردہ ہیں جو کل کے اُمید وار ہیں۔ اور فقیر صاحب صاحب عشق نور ہے جو شب و روز استغراق وحدت میں سرود ہے۔ پس اہل مقام کی آنکھ تاریکی میں ہے جو خدا سے الگ ہے اور فقراء کی آنکھ روشنی نما میں ہے جو خدا سے یکتا ہے وہ خدا تو نہیں لیکن خدا سے جدا بھی نہیں۔ خدا کسی صورت کا نہیں وہ قادر و قیوم ہے۔ جب تک حق سے زندہ نہ ہوگا تو حق کو نہیں پہنچے گا۔

ارشاد نبوی ہے:۔

تفکروا فی ایاته ولا تفکروا فی ذاته

اس کی نشانیوں کی بابت سوچو اور اُس کی ذات کی فکر اور سوچ بچار نہ کرو۔"

پس اللہ تبارک و تعالیٰ نہ چون و نہ چگون اور بے مانند و بے مثال ہے۔ اُس کی ذات پاک ہے۔ خدا چھ اطراف میں نہیں۔ ہر جگہ حاضر و ناظر اور سمیع و بصیر ہے اور علیم، حکیم اور قدیم ہے۔

فقیر اور عذاب

فقراء پر کسی قسم کا عذاب و حساب نہیں۔ ان کو نہیں ستاتے ہے نہ قبر، نہ منکر و نکیر

نہ عرصات، نہ اعمال نامہ، نہ پل صراط، نہ دوزخ کا عذاب اور نہ ہی بہشت کا ثواب۔

ارشاد نبوی ہے:۔

حلالها حساب وحرامها عقاب

"اس کی حلال اشیاء باعث حساب ہیں اور حرام اشیاء باعث عذاب۔"

پس فقیر کو حرام و حلال مال کی طلب نہیں بلکہ صرف طلب مولیٰ درکار ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

من عمل صالحًا فلنفسه ومن اساء فعليها

"جس نے نیک کام کیا اپنی ذات کے لیے کیا اور جس نے برا کیا اس کا وبال اُس پر پڑے گا۔"

ارشاد نبوی ہے:۔

المفلس فی امان اللہ

"مفلس اللہ کی امان میں ہے۔"

مفلس فقیر کو کہتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

فمن دخله کان امنا

"جو اس میں داخل ہوگا وہ امن میں ہوگا۔"

ارشاد نبوی ہے:۔

اذا تم الفقر فهو اللہ

"جب فقیر درجہ کمال پر پہنچ جاتا ہے تو وہ اللہ سے مل جاتا ہے۔"

منظر دیدار الٰہی

جاننا چاہیئے کہ جب قیامت کے دن بہشت میں دیدار کا حکم ہوگا اور ایک

نظر ہزار ہا سال کی ہو گی اور دیکھنے کی تاب ان میں نہیں رہے گی اور نہ ہی سر اُوپر اُٹھا سکیں گے مگر عشق و محبت کے جلے ہوئے حضور خواجہ کونین نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ اٹھارہ ہزار عالم سے فقرا دیدار کے طالب ہوں گے۔ اس وقت اہل دیدار، دیدار میں ہوں گے ان کے لیے بہشت بمنزلہ مردار ہو گا کیونکہ دیدار کے برابر دنیا و آخرت میں کوئی لذت نہیں۔

ارشاد نبوی ہے:۔

الایمان بین الخوف والرجا:

"اللہ کے سوا کسی سے اُمید نہ رکھے اور نہ ہی اس کے سوا کسی سے ڈرے۔"

ارشاد نبوی ہے:۔

لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ

"حکم الٰہی کے سوا ایک ذرہ بھی نہیں ہل سکتا۔"

باہو اگرچہ با مانیست علم ظاہر
ز علمش باطنی جاں گشتہ طاہر

ترجمہ:۔ باہو اگرچہ میرے پاس ظاہری علم نہیں ہے مگر اس کے باطنی علم سے میری جان روح پاک ہو گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وعلمناہ من لدنا علما۔

"اُس نے اسے اپنے پاس سے علم سکھایا۔"

ارشاد نبوی ہے:۔

اذا رایت رجلا یطیر فی الھواء و یاکل النار ویمشی علی الماء وترک سنۃ من سنتی فاضربہ بالنعلین۔

"جب تو کسی آدمی کو ہوا میں اُڑتا، آگ کھاتا اور پانی پر چلتا دیکھے

اور میری ایک سنت ترک کرے تو اُسے دونوں جوتیوں سے پیٹ۔"

قلب اور صاحبِ قلب کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ ذکر قلب کیا ہے؟ اور قلب کسے کہتے ہیں؟ اور قلب کی نشانی کیا ہے؟ جس شخص کو ذکر قلبی حاصل ہے وہ صاحب آئینہ ہے۔ جس طرح آئینے سے چہرہ نظر آتا ہے اسی طرح قلب کے آئینے سے باطن کی صفائی معلوم ہوتی ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

المومن مرآۃ الرحمٰن

"مومن اللہ تعالیٰ کا آئینہ ہے۔"

حضرت علی کا فرمان

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا:۔

رایت فی قلبی ربی

"میں نے اپنے دل میں اپنے رب کو دیکھا۔"

دنیا کو چاہنے والے کون؟

دم بند کرنا اور دل کو ہلانا قلبی ذکر نہیں ایسا کرنے والے اہل کلب ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:۔

الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب

"دنیا مردار ہے اور اس کو چاہنے والے کتے ہیں۔"

جو صاحب قلب ہے وہ مولیٰ کے ساتھ کسی چیز کو نہیں چاہتا۔

ارشاد نبوی ہے:۔

لا صلوٰۃ الا بحضور القلب

"حضوریٔ قلب کے سوا نماز درست نہیں"

اُس کے دل میں کسی قسم کا خطرہ یا وسوسہ نہیں آنے پاتا کیونکہ صاحب قلب کے قلب سے خناس اُٹھ جاتا ہے اور اس کا دل زندہ ہو جاتا ہے اور نفس مر جاتا ہے اس لیے قلب کا ذاکر خدا سے یگانہ ہو جاتا ہے اور غیر حق سے بیگانہ اور جس کا دل زندہ ہوتا ہے وہ کسی وقت انبیا، فقرا، صحابہ کرام کی صحبت سے خالی نہیں رہتا۔

ارشاد نبوی ہے:۔

السکوت حرام علی قلوب اولیاء

"اس کے اولیاء کے قلوب کیلئے چپ رہنا حرام ہے"

اس لیے کہ قلب کو حضور نبی غیب دان خواجۂ کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قلزم فرمایا ہے وہ دریا کا چلتا ہوا پانی (پس جس طرح دریا کسی وقت چلنے سے بند نہیں رہتا اور شب و روز جاری رہتا ہے اسی طرح اس دلی دریا کی زندگی ازل سے ابد تک ذکر الٰہی کے ساتھ وابستہ ہے یہ کسی وقت نہیں ٹھہرتا۔ اور صاحب قلب کو ذکر الٰہی سے ایسا شغل ہو جاتا ہے کہ انسانی لذتیں، شیطانی گناہ، اور دنیائے فانی کی طلب بھول جاتی ہے۔

لذت الافکار خیر من لذت الابکار

"فکر کی لذت کنواریوں کی لذت سے بڑھ کر ہوتی ہے"

اہل قلب ہمیشہ اہل حضور رہتے ہیں اور انہیں بھی مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔
اہل قلب فقیر کو اولیاء کہتے ہیں اور اولیاء اسے کہتے ہیں جسے معرفت نہ ہو۔

ارشاد نبوی ہے:۔

الفقر لا یحتاج الا اللہ

"فقیر کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی حاجت نہیں"

بلکہ ہر ایک چیز اُس کی محتاج ہوتی ہے۔

قبا کا حصول

جو شخص خود کو اہل قلب کہے اور روزی اور دام و درم بادشاہوں سے مانگے وہ جھوٹا اہل سلب ہے۔ طالب حقیقت کو خوب معلوم ہے کہ وہ کتا ہے۔ صاحب قلب کو اللہ تعالیٰ کی طرف قبا حاصل ہوتی ہے۔

حدیث قدسی میں ہے:۔

ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری

"میرے دوست میرے قبا کے نیچے ہیں انہیں میرے بغیر کوئی نہیں پہچانتا"

پس اللہ کی قبا، قبا کے پر ہوتی ہے اور قالب بھی قلب بن جاتا ہے۔ سب وہی ہے۔ فقیر کے مغز و پوست میں اسم اللہ اور ذکر اللہ جاری ہو جاتا ہے اور ہڈیوں میں بھی اسم اللہ اور ذکر اللہ جاری ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں بھی ذکر اللہ جاری ہو جاتا ہے اور چمڑے میں بھی اسم اللہ اور ذکر اللہ جاری ہو جاتا ہے۔ پس قلبی ذاکر کا تمام بدن اسم اللہ بن جاتا ہے اور اس میں اسم اللہ جاری ہو جاتا ہے اور جاری رہتا ہے میں خناس، خرطوم، خطرہ، وسوسہ شیاطین کچھ بھی نہیں رہتا کیونکہ مقام پاک ہو جاتا ہے۔ ایسے فقیر کا وجود قدرت الٰہی کا نمونہ بن جاتا ہے۔
ایسی حالت میں جو کچھ وہ فقیر کہتا ہے گویا وہ خدا اپنی قدرت سے کہتا ہے اور جو کچھ فقیر سنتا ہے اسم اللہ سنتا ہے گویا کہ خدا اپنی قدرت سے سنتا ہے اور جو کچھ فقیر

دیکھتا ہے اسم اللہ دیکھتا ہے۔ گویا کہ خدا اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

فاینما تولوا فثم وجه الله

"جس طرف تم رُخ کرو اُسی طرف اللہ کا چہرہ ہے"

یہ ہیں مغز و پوست میں ہمہ اوست کے معنی۔ اے دوست یہ استدراج نہیں ہوتا۔ نعوذ باللہ منہا۔

فقیر دشمنِ الٰہی کون؟

جو فقیر دنیا کو دوست رکھتا ہے وہ دشمن الٰہی ہے اس پر ذرہ بھر بھی اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔

بادشاہ اور اُمراء کا آشنا بھی دشمنِ الٰہی ہے۔

قلبی ذاکر کون؟

قلبی ذاکر محبت و عشق الٰہی میں مسرور اور حق سے جان بہ جان رہتا ہے۔ قلبی ذاکر اُسے کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی اس کا قلب جاری رہے اس کا قلب نہیں ہوتا بلکہ وہ خلوت میں خدا سے مشغول ہوتا ہے۔

حدیث قدسی میں ہے:۔

انا جلیس مع من ذکرنی

"میں اُس کا ہم نشیں ہوں جو مجھے یاد کرتا ہے"

ارشادِ نبوی ہے:۔

ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من الدار الدار۔

"تحقیق اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلے جاتے ہیں"

ذکرِ رُوحی کیا ہے؟

رُوحی ذکر حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کی طرح ہے جو ایک بہت بڑا عمیق دریا ہے اور شوق و اشتیاق کی پیاس رکھتا ہے اور سرّی ذکر کرنے والا صاحب اسرار ہوتا ہے۔ ذاتِ الٰہی کے سراب سے سیراب ہوتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

قولِ باہو

فقیر باہو کہتا ہے کہ اذا تم الفقر فھو اللہ اُس وقت ہوتا ہے جب کہ اٹھارہ ہزار عالم اور تیس ہزار سرّ (راز) کا تماشا اس کے سینے میں مخفی خزانے کی طرح ہو اور اُس کی مستی ہوشیاری کے برابر ہو اور اس کی نیند بیداری کے برابر ہو اور اگر آسمان چکی کی طرح ہو کر اس کے سر پر گر پڑے تو پھر بھی رضائے حق سے سر نہ پھیرے۔

راہِ فقر کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ فقر کی راہ ورد و وظائف اور تسبیح نہیں، مسائل کا صرف پڑھ لینا ہی صحیح نہیں بلکہ ہمیشہ باشریعت ہو چاہیئے اور مست الست رہنا چاہیئے چنانچہ کانٹے کھا کر بوجھ اُٹھانا چاہیئے۔

طالب مردار کون؟

جو مرشد خود دنیا مردار طالب ہے وہ تیلی کا بیل ہے اسے اپنے طالب کی کیا

خبر ہو گی۔

مرشد کیسا ہونا چاہیئے

مرشد اس قسم کا ہونا چاہیئے جیسے اس فقیر کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بیعت فرمایا اور خط بیدی ارشاد فرمایا۔ جس سے راہِ توحید میں ظاہری اور باطنی آنکھ یکتا ہو گئی۔ اور اسم اللہ ذات سے ملاقات حاصل ہوئی۔ اور کشف و کرامات سے بیزاری حاصل ہوئی۔ فقیر کے لیے یہی کرامت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاقات سے مشرف فرمائیں۔ جس سے ازل و ابد سے باخبر اور بیدار ہو جائے اور ہوشیار رہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

ینام عینی ولا قلبی

"میری آنکھ سوتی ہے نہ دل۔"

مردہ دل اور اہل قلب میں فرق

مُردہ دل اہل ناسوت خوابِ غفلت میں ہوتا ہے اور اہل قلب زندہ دل کے لیے خواب جوابِ باصواب ہے۔

زندہ کا مقام قلب علیین ہے اور مردہ کا مقام سجین کا دل ہے۔

اقسام نفسانیت

آدمی کے وجود میں جو نفسانیت ہے اس کی تین اقسام ہیں:۔

۱۔ جس کا نفس کافر ہے اس کی خصلت کافروں اور جنیوہ للی کی سی ہوتی ہے اور

اور دنیا اور کافروں ہی سے محبت کرتا ہے۔ اس کا نام رہزن نفس امارہ ہے اور جس کے نفس میں منافقوں جیسی خو ہے وہ منافقوں سے محبت کرتا ہے اس کا نفس لوامہ ہے۔ اور جس کے نفس پر اہل دنیا جیسی خو ہو وہ بہت ظالم ہے اسے نفس ملہمہ کہتے ہیں اور جس کے نفس کی دوستی علم شریعت، عالم، عامل اور فقراء سے ہو وہ کامل اہل ترس، خدا پرست، ذکر الٰہی میں مستغرق اور عبودیت میں مست ہوتا ہے۔ ایسے نفس کو مطمئنہ کہتے ہیں جیسا کہ انبیاء اور اولیاء کو حاصل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

"اے نفس مطمئنہ! تو اپنے رب کی طرف راضی خوشی لوٹ آ۔ اور میرے بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ جا۔"

اہل ظن اور صاحب وطن کون؟

علماء اہل ظن ہوتے ہیں۔

ظن المومنین خیرا۔

"مومنوں کا گمان بھی نیک ہوتا ہے۔"

اور فقیر صاحب وطن ہوتے ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:۔

حب الوطن من الایمان

"وطن کی محبت ایمان کی علامت ہے۔"

یہاں پر وطن سے مراد ازل ہے۔

علماء کو بہشت کے درجات کی اُمید ہے لیکن فقراء پر منزل اور مقام حرام ہے کیونکہ ازل سے ابد تک کا احرام باندھا ہے ان کے لیے دیدارِ الٰہی حج ہے۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

من له المولیٰ فله الکل

"جس کا خدا اُس کا سب کوئی"

علماء قل کے شغل میں ہیں اور اہلِ کتاب ہیں لیکن فقراء اہلِ قلب الاقطاب ہیں۔

علماء کو باب دفصل کی عقل کی ہے اور فقراء کو توحید وصل کی تکمیل۔

علماء سطر، حروف اور اوراق کے مطالعہ میں ہیں اور فقیر وحدانیت عشق میں فنا فی اللہ اور غرق ہے۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

ان الله لا ینظر الی صورکم ولا اعمالکم ولکن ینظر فی قلوبکم و نیاتکم

"بیشک اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں اور تمھارے اعمال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ تمھارے دلوں اور تمھاری نیتوں کو دیکھتا ہے"

فقیر صاحب قلوب ہوتے ہیں اور اُن کے مراتب محبوب ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

واصبر نفسك مع الذین یدعون ربهم بالغداوة والعشی یریدون وجهه ولا تعد عیناك عنهم ترید زینة الحیوٰة الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا واتبع هواه وکان امره فرطا۔

"پس انھیں کے لیے صبر کیے رہ جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کیا کرتے

ہیں اور اُس کے دیدار کے طالب ہیں۔ اپنی آنکھیں اُن سے اُٹھا کر کسی دوسرے پر نہ جما، جو دنیاوی زندگی کی زینت چاہتے ہیں اور نہ اُس شخص کی تابعداری کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور اُس کی دنیاداری حد سے گزر گئی ہے"

ریا کیا ہے؟

فقراء کا دشمن خدا کا دشمن ہے اور دنیا کا دوست رکھنے والا ہے اور دنیا کو دوست رکھنے والا صاحب ریا ہے۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

الرّیاء اشد من الکفر والکفر من النار

"ریا کفر سے سخت ہے اور کفر آگ سے"

خدا کے قہر اور فقراء کے جذبے سے باز آجا ورنہ تو قارون کی مانند تحت الثریٰ تک جائے گا۔

فقراء کے دشمن تین حکمت سے خالی نہیں ہوتے یا تو وہ اسم اللہ اور اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر جہر کو پسند نہیں کرتے پس ایسے لوگ منافق ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے دلگیر ہوتے ہیں اور شیطان کے نام اور دنیاوی سیم وزر سے خوش وقت ہوتے ہیں یا یہ کہ اُن کا باطن ہی کافر ہے جو راہِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر گیا ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

اللّٰھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی

فی زمرۃ المساکین۔

"اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں مار اور میرا حشر بھی مساکین کے زمرہ میں کرنا۔

مسکین کسے کہتے ہیں؟

مسکین فقیر کو کہتے ہیں۔ فقیر باہو کا قول تمام جنوں اور انسانوں کے اعمال سے بہتر ہے اور دنیا کا ترک کرنا دونوں جہان کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔

ارشاد نبوی ہے۔

الدنیا مزرعۃ الاخرۃ

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

اس سے یہ مطلب ہے کہ روپیہ پیسہ جس وقت حاصل ہو اُسے ذات کے لیے نہ رکھے اور ضروریات کو آنے والے دن کے لیے نگاہ نہ رکھے بلکہ سب اللہ کے راستے میں صرف کر دے۔

حقیقت دنیا کیا ہے؟

فقیر باہو کہتا ہے کہ دنیا ابوجہل اور یزید ہے نہ کہ حضرت رابعہ اور بایزید علیہ الرحمۃ۔ پس حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ابوجہل نے جنگ نہیں کی بلکہ وہ دنیا کا سیم و زر تھا۔ اگر ابوجہل کی ملکیت میں دنیا نہ ہوتی تو ضرور بر ضرور آپ کی اطاعت کرتا اور امامین سے یزید نے جنگ نہیں کی بلکہ وہ دنیا تھی۔ اگر یزید کی ملکیت میں دنیا نہ ہوتی تو وہ بہر صورت امامین کریمین کی اطاعت کرتا۔

ارشاد نبوی ہے:۔

المفلس فی امان اللہ

"مفلس اللہ کی امان میں ہے"

نیز ارشاد نبوی ہے۔

الدنیا زور ولا یحصلھا الا بالزور

"دنیا مکر ہے اور اُسے مکر ہی سے حاصل کر سکتے ہیں"

جو مکر کا طالب ہے اُس کا مرتبہ خدا سے دور ہے۔ پس دنیا کو منافق کے سوا اور کوئی دوست نہیں رکھتا کیونکہ دنیا جھوٹ ہے اور اس کا طالب جھوٹا۔

ارشاد نبوی ہے۔

"جھوٹ بولنے والا میری اُمت سے نہیں ہے"

ارشاد نبوی ہے۔

الدنیا ساعۃ فاجعل فیھا طاعۃ

"دنیا ایک ساعت ہے پس اس میں اطاعت کرے"

نیز ارشاد نبوی ہے۔

الدنیا یوم ولنا فیھا صوم

"دنیا ایک دن ہے جس میں ہمارے لیے روزہ ہے"

اگرچہ علماء فرشتہ صفت ہیں تو بھی چونکہ دنیا کے دوست دار ہیں۔ اس لیے اس سے دور بھاگ۔ کیونکہ ان سے ملنا گویا اہل دنیا سے ملنا ہے۔ اہل دنیا سے مل کر دین مطلق سے فائدے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ؎

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نگنجد در مقام لی مع اللہ

ترجمہ: فرشتہ اگرچہ قرب بارگاہِ خداوندی رکھتا ہے مگر مقام لی مع اللہ کے مقام میں داخل نہیں ہو سکتا۔

مرشد وہ ہے جو صاحب حضور ہو، نہ دنیا کا طالب ہو اور نہ بہشت و حور کا کیونکہ ایسا کرنے والا مرشد نہیں بلکہ مزدور ہے۔

کامل و مکمل مرشد کون؟

جاننا چاہیئے کہ کامل اور مکمل مرشد اُسے کہتے ہیں کہ اگر ریاضت بھی کرائے تو چالیس چلے یا بیس چلے یا دس چلے یا پانچ چلے یا دو چلے یا ایک چلہ یا بیس روز یا دس روز یا پانچ روز۔ اور اگر مہربانی کرے تو ایک لحظہ میں تمام مقامات اور منازل کو طے کرا کے ابتداء سے انتہا تک پہنچا دے اور سب کچھ دکھا کر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل کر دے۔ چنانچہ راہ کی معراج باطن میں ہوتی ہے نہ کہ استدراج میں۔

ذکر کیا ہے؟

ذکر وہ ہے جو ذاکر پر موکل ہو۔ ایسا ذکر بیشک جاری رہتا ہے۔

فکر کیا ہے؟

فکر وہ ہے کہ ذاکر اس پر موکل ہو۔

عشق توحید کیا ہے؟

عشق توحید وہ ہے جو اس پر موکل ہو اور اس سے اس قدر اشتیاق پیدا ہو کہ سوتے جاگتے ذکر الٰہی کے سوا اور کچھ اسے دکھائی نہ دے۔

حقیقت علم

علم ایک حرف ہے اور وہی ایک حرف دونوں جہان میں تیرے لیے کافی

ہے۔ وہ کون سا حرف ہے جو سب سے بزرگ ہے۔

نافع علم کون سا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا کسی کا نام لینا حرام ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

العلم نکتة وکثرتها للجهال

"حقیقی علم جو ہے وہ ایک ہی نکتہ ہے باقی اس کی کثرت جاہلوں کے لیے ہے۔"

علم با عمل چاہیئے نہ کہ علم وبال، علم کمال چاہیئے، نہ علم جہال، علم وصال چاہیئے نہ علم بد خصال ہے۔

باہو علم نحو و صرف داری یا خوانی اُصول
ایں ہمہ جہل است غفلت جز خدا کردن حصول

ترجمہ:۔ باہو تو نے علم نحو علم صرف پڑھا یا علم اصول فقہ اُصول حدیث پڑھا یہ سب جہالت و غفلت ہیں اصل علم دیدار خدا کا حاصل کرنا ہے۔

علم لدنی کا حصول

جاننا چاہیئے کہ فقیر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم حاصل ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وعلم آدم الاسماء کلها

"اور آدم کو ان سب کے نام سکھائے۔"

حضرت آدم علیہ السلام نے کس سے علم سیکھا۔ اور حضور خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سے علم سیکھا۔

ارشادِ نبوی ہے۔

ما ادبنی ربی

"میرے رب نے مجھے ادب سکھایا۔"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ولقد کرمنا بنی آدم

"اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔"

لوگوں سے خبردار رہنا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملئکۃ واولوا العلم
قائما بالقسط

"اللہ تعالیٰ اس بات پر شاہد ہے کہ اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں اور ملائکہ اور اہلِ علم بھی شاہد ہیں۔"

اور نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کے ساتھ کارخانۂ علم کو سنبھالے ہوئے ہے۔

سبب اور مسبب کیا ہے؟

اہلِ علم کو سبب کی اُمید ہے اور فقیر کو مسبب پر۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

"جو شخص اللہ پر توکل کرے اُس کے وہی کام ہے۔"

ارشادِ نبوی ہے۔

الدنیا لکم والعقبیٰ لکم والمولیٰ لی۔

"دنیا بھی تمھارے لیے اور عاقبت بھی تمھارے لیے اور میرے لیے مولیٰ کافی ہے۔"

علماء کے نزدیک فقیر کی حیثیت

علماء کہتے ہیں کہ فقیر کیسے بے عقل ہیں لیکن انھیں معلوم نہیں کہ فقراء کے دل میں ہمیشہ اسم اللہ ہے اور صاحبِ وردہ ہیں ۔

باہو بس حجاب است علم و ذکر و فکر
جز بہ فی اللہ غرق خیزش راہ مبر

جب تک واصل اللہ عاشق کو علم، ذکر، فکر، مقامات، کشف و کرامات سب کچھ بھول نہیں جاتا، حق حاصل نہیں ہوتا۔

ارشاداتِ غوثیہ

حضور غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت پیر دستگیر محی الدین جیلانی قدس سرہٗ نے فرمایا۔

من اراد العبادت بعد الحصول فقد کفر واشرک
باللہ تعالیٰ

"جس نے حصول کے بعد عبادت کا ارادہ کیا، گویا اُس نے کفرانِ نعمت کیا اور اللہ تعالیٰ سے شرک کیا۔"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

واعبد ربك حتى يأتيك اليقين

"اپنے رب کی عبادت کر حتیٰ کہ تجھے یقین ہو جائے"۔

بلکہ حضوری بھی حجاب ہی ہے اور قرب سراسر عذاب ہے جب تک کہ فنا فی اللہ اور توحید میں غرق نہ ہو جائے۔ اس مقام پر مشاہدہ مجاہدہ ہو جاتا ہے اور مجاہدہ مشاہدہ ہو جاتا ہے۔

مراقبہ کیا ہے؟

مراقبہ اس بات کا نام ہے کہ جب آنکھ بند کرے تو جہاں چاہے خود کو ظاہری اور باطنی آنکھ سے مشاہدہ کرے۔ پس جس شخص کے مراقبے کی یہ کیفیت نہیں وہ مراقبہ نہیں بلکہ ایسا ہے کہ جیسے بلی چوہا مارنے کے لیے آنکھ بند کر لیتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین

"انہوں نے داؤ کھیلا اور اللہ بہتر تدابیر کرنے والا ہے"۔

اور حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدابیر کرنے والا ہے

مراقبہ اسے کہتے ہیں کہ جو طالب کو بارگاہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا دے یا وحدانیت میں غرق کر دے۔

چہ دنیا و چہ عقبیٰ رفتہ از دل
کہ پیش وحدت آمد راہ مشکل

ترجمہ: دنیا و عقبیٰ کو دل سے دور کر دے اگر یہ وحدت کی راہ میں حائل ہو گئیں تو مشکل میں

فنا فی اللہ شود در لامکانی
کہ نظرش برکشم از جاودانی

ترجمہ: فنا فی اللہ کا مقام لامکان ہوتا ہے اس ہمیشہ باقی رہنے والی جگہ سے میں نظر کیسے پھیر سکتا ہوں۔

کہ سینہ عارفاں سر الٰہی
ترا واقف کنم از حق آگاہی

ترجمہ: عارفوں کا سینہ اسرار الٰہی کا خزینہ ہوتا ہے۔ میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کے اسرار کی خبر

باھوا غم نیست رہبر راہ ماست
کہ دستم دامنش با مصطفیٰ است

ترجمہ: باہو مجھے کوئی غم نہیں کہ میرا شیخ ہدایت کے راستہ پر چل دیا ہے کہ میرے ہاتھ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پاک ہے۔

من طلب الدنیا فهو طالب الدنیا ومن طلب العقبیٰ فهو طالب العقبیٰ ومن طلب المولیٰ فهو طالب المولیٰ الان کما کان۔

"جس نے دنیا طلب کی وہ دنیا کا طالب ہے، جس نے آخرت طلب کی وہ آخرت کا طالب ہے اور جس نے مولا کو طلب کیا وہ مولا کا طالب ہے، اب تک ویسا ہی ہے جیسا تھا"۔

فقر کیا ہے؟

باہو! فقر کیا ہے؟ فقر ایک صورت ہے جو بعینہ سلیم ہے اور نسخہ صحیح ہے اور فقر کی وہ صورت ماسویٰ اللہ سے پاک ہے اور دونوں جہان اس کے دیدار کے مشتاق ہیں۔ جس نے دیکھا وہ خدا رسیدہ ہو گیا۔ کیونکہ فقیر کا راز، راز الٰہی ہے اور فقیر کا کان اللہ کا کلام سنتا ہے، فقیر کی زبان سے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد نکلتا ہے۔ فقیر جو کچھ کرتا ہے وہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ کرتا ہے جیسا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دست مبارک سے کفار کی طرف ریت پھینکی تو وہ ریت انگارے

بن گئی اور اس نے تمام کفار کو جلا دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ تیرا ہاتھ نہ تھا بلکہ وہ میرا ہاتھ تھا"

فقیر کی آنکھ عین الیقین ہے۔

فقیر کا دل ہمیشہ حضوری میں بیت المعمور اور مدینۃ القلب رہتا ہے۔

فقیر کا سینہ علم لدنی کی وجہ سے سدرۃ المنتہیٰ ہے۔

فقیر کا پاؤں عرش پر ہے۔

فقیر کا معاملہ کفیٰ باللہ جیسی ہے۔

فقیر ایسا عاشق ہے جو سولی پر چڑھا ہو۔

فقیر کی ابتدا روزِ ازل ہے۔

فقیر کی نظر ابد پر ہے۔

فقیر دنیا کو فانی اور خدا کو باقی دیکھتا ہے۔

فقیر دونوں جہاں سے قطع تعلق کر لیتا ہے۔

فقیر کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھو اگرچہ ہر دروازے سے بھیک مانگتے ہیں لیکن پھر بھی بے پرواہ ہیں۔

فقیر صرف نفس کو خوار کرتے ہیں۔

فقیر کا سوال، سوال نہیں بلکہ مستی اور کمال محبت کا عشق ہے جو اہل وصال سے ہجر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

واما السائل فلا تنہر

"سوال کرنے والے کو نہ جھڑکنا"

یہ فقراء اور علم باطنی کی بابت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

واما بنعمت ربك فحدث

"اور اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر کرو"

یہ علماء اور علم ظاہری کی بابت ہے جو سراسر سر دردی اور قیل و قال ہے اور فقیر احوال کے اسرار کا ہنر ہے۔

اسم اعظم کیا ہے؟

اکثر علماء اسم اعظم کو جو قرآن مجید میں گم ہے اس لیے نہیں پا سکتے کہ ان کا وجود مطلق بے اعظم ہے۔ پس اسم اعظم بے اعظم وجود میں تاثیر نہیں کرتا اور اگر صاحب کامل کی نظر سے تاثیر کرے تو برحال نہیں رہتا کیونکہ اس میں محبت دنیا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

"جو شخص اہل دنیا کا چہرہ دیکھتا ہے اس کے دین کا تیسرا حصہ چلا جاتا ہے"

نیز ارشاد نبوی ہے:۔

"جو شخص اہل دنیا کے لیے دنیا کی خاطر دعا کرے گویا تمام گناہ جو اس کے روئے زمین پر ہوں گے وہ سب اس کے ذمے ہوں گے"

اہل دنیا اور اہل دین فقیر کون؟

جاننا چاہیے کہ اہل دنیا سے وہی فقیر التجا کرتا ہے جو محتاج ہو اور محتاج فقیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا آشنا نہیں۔ پس جو فقیر اللہ کا آشنا ہے وہ جو کچھ طلب کرتا ہے خدا سے

کرتا ہے۔ جو فقیر کا آشنا ہے سب کوئی اس کا محتاج ہے۔ وہی فقیر اہل دنیا اور دولت مندوں کی طرف رجوع کرتے ہیں جو راندۂ درگاہ ہوتے ہیں اور پیشہ شیطان ہوتا ہے۔

ایک فقیر کی بارگاہِ نبوی میں طلبی

مروی ہے کہ ایک دن حضور سید العالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے جبریل! تو نے مادرزاد فقیر بھی دیکھا ہے اگر کوئی ہے تو مجھے دکھلا دیجئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ایک شخص ایسا ہے کہ جب سے پیدا ہوا ہے کہ ماسوا ذکر اللہ اس نے کچھ نہیں کھایا اور ہمیشہ چپ رہتا ہے۔ آپ نے جبرئیل علیہ السلام کی بات سن کر فرمایا کہ اُسے میرے پاس لاؤ۔ جب فقیر بارگاہِ نبوی میں لایا گیا تو آپ نے اُس سے دیکھ کر فرمایا اے فقیر تو نے کبھی کچھ کھایا بھی ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کھانے پینے کی خبر نہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مٹھی بھر گیہوں لے کر زمین پر ڈال دیئے جس سے پودے پیدا ہو کر سبز سبز ہو گئے اور پھر پک کر گیہوں بن گئے۔ پھر دانے نکال کر خود اپنے ہاتھوں سے اُسے پیسا اور روٹی بنا کر درویش کے آگے رکھی اور فرمایا کھائیے۔ درویش نے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھ پر نظر رحمت فرمائیے تا کہ میں پھر حق میں مستغرق ہو جاؤں نہ کہ حلال کے کھانے میں مصروف ہو جاؤں۔ آپ نے فقیر کی طرف نظر رحمت سے دیکھا تو وہ مست ہو گیا اور وحدت میں غرق ہو کر چلا گیا۔

سنیے! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہ کرام آٹے میں پانی ملا کر ہی کھا لیا کرتے تھے صرف اس لیے کہ کہیں عشق اور ذکر الٰہی سے فارغ نہ ہو جائیں شاید یہی سانس آخری سانس ہو اور ذکر و محبت اور عشق الٰہی سے خالی نہ ہو جائیں پس دم بادم

اسی کو کہتے ہیں۔

فقیر کی نشانی

جاننا چاہیئے کہ فقیر کی پہلی نشانی یہ ہے کہ اُس کا سینہ صاف ہو۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

الم نشرح لك صدرك ووضعنا عنك وزرك الذی

"کیا ہم نے تیرا سینہ صاف نہیں کیا اور کیا ہم نے وہ تیرا بوجھ تجھ سے الگ نہیں کیا۔"

جاننا چاہیئے کہ نفس جب بالکل مُردہ ہو جاتا ہے تو ارشاد ربانی:۔

کل من علیها فان ویبقٰی وجه ربك ذوالجلال والاکرام۔

"ہر چیز سوائے اُس کے چہرے کے فانی ہونے والی ہے صرف تیرے رب کی ذات باقی رہے گی جو صاحب عزت و عظمت ہے۔"

رُخ دکھاتا ہے اور ارشاد ربانی:۔

لمن الیوم للّٰه الواحد القهار

"اس روز ملک کس کا ہے اللہ کا ہے جو واحد اور قہار ہے۔"

پیش آتا ہے لیکن اس راہ میں انسان چاہیئے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

خلقت الحمار بصورة البشر

"کئی گدھے بھی انسانی صورت پر پیدا کئے گئے ہیں۔"

سنئے! نفس کافر کی طرح ہے پس اگر کافر کا ہم نشین زہد، تقویٰ، نماز، روزہ

اور تلاوت قرآنی کرے تو کافر بھی تنگ نہیں ہوتا لیکن جب اُس کے پاس کلمہ طیبہ پڑھا جائے یا ذکر بالجہر کیا جائے تو فوراً تنگ آجاتا ہے اور اس کا ساتھ ترک کر دیتا ہے۔ پس علم نفس علم کا مخالف نہیں بلکہ اہل اخلاص ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اتأمرون الناس بالبرّ وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون۔

"کیا تم لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو اور خود نہیں کرتے لیکن پھر بھی کچھ نہیں سوچتے سمجھتے"

طالب کے لیے باعث حیرت اُمور

طالب کے لیے شرک، توحید، غیرت، انس، حرص، ہوا اور فنا کی حیرت کے مقام ہوتے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ شرک کی حیرت حرام لقمے کھانے کی کثافت سے پیدا ہوتی ہے ایسی حالت میں نفس کو ذکر سے مار ڈالنا لازمی ہے یعنی لاحول اور درود بکثرت پڑھنا چاہیئے۔

تخلیق توحید

توحید، دیدار کے اشتیاق اور غلبۂ محبت سے پیدا ہوتی ہے اس کا علاج سوزش حضور ہے۔

غیرت اور حیرت کا مقام

غیرت کی حیرت مقام انا سے ہے یہ حسد سے پیدا ہوتی ہے اس کا علاج بکثرت

توبہ کرنا ہے۔

حیرت اُنس

اُنس کی حیرت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبیت کے مقام سے پیدا ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں مراقبہ بہت کرنا چاہیئے تاکہ وجود سے غفلت اُٹھ جائے۔

حیرت حرص

حرص کی حیرت مقام خناس سے ہے اس کا علاج اہل اللہ کی ہم نشینی اور اہل قبور کا دیکھنا ہے تاکہ موت کی عبرت سے دل سے سیاہی دور ہو جائے۔

حیرت ہوا

ہوا کی حیرت نفس پرور اہل دنیا کی صحبت کے سبب پیدا ہوتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ اہل دنیا سے قطع تعلق کر لیا جائے اور خشک کھانا کھائے تاکہ اس کا دل روشن ہو جائے۔

حیرت فنا

فنا کی حیرت مقام فنا۔ قیامت کے فکر اور حضور کے تفکرات سے لاحق ہوتی ہے۔

ارشاد نبوی ہے۔

تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ الثقلین

"دونوں جہان کی عبادت سے ایک گھڑی کی فکر بہتر ہے۔"

جاننا چاہیئے کہ فقر پانچ اقسام میں منقسم ہے:۔

فقر کی پہلی قسم، فقر فریب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ولا تشتروا بایاتی ثمنا قلیلا

"میری آیات کو کم قیمت پر نہ بیچو۔"

تاکہ شاہ اورنگ زیب مرید کا تابع ہو جائے۔

فقر کی دوسری قسم، اہل فساد

جیسا کہ اہل بدعت اور اہل استدراج ہیں۔

فقر کی تیسری قسم

وہ فقیر جو نفس سے جہاد کرتے ہیں جیسے وہ فقیر جو اللہ تعالیٰ کی خاطر نفس کا قلع قمع کر ڈالتے ہیں۔

فقر کی چوتھی قسم

وہ فقیر جو دونوں جہان میں خراب ہیں جیسے کافر جوگی۔

نہ عالم نہ دانش نہ حقیقت نہ یقیں
چوں کافر درویش نہ دنیا نہ دیں

ترجمہ:۔ نہ علم رکھتا ہے نہ عقل رکھتا ہے نہ علم حقیقت رکھتا ہے نہ یقین کی دولت رکھتا ہے نہ یقین کی دولت سے مالا مال ہے مثل کافر فقیر کے ہے کہ نہ ان کے پاس دنیوی دولت ہے نہ دین ہے۔

فقر کی پانچویں قسم

فقیر صاحب استغراق، جو مشتاق کے روبرو ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

فاینما تولوا فثم وجه الله

"جس طرف تم رخ کرو اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

انی وجهت وجهی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔

"میں نے ایک طرف ہو کر آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے کی طرف اپنا رخ کیا اور میں کوئی مشرک نہیں ہوں۔"

صاحب تصرف فقیر کی اقسام

صاحب تصرف فقیر بھی پانچ اقسام میں منقسم ہے:۔

صاحب تصرف فقیر کی پہلی قسم

اہل شریعت جو عامل علماء ہیں۔

صاحب تصرف فقیر کی دوسری قسم

اہل طریقت جو ماسوی اللہ کو طلاق دیئے ہوئے ہیں۔ اور بندگی کا طوق گلے میں پہنے ہوتے ہیں۔

صاحب تصرف فقیر کی تیسری قسم

اہل حقیقت، جو حق کے حقوق اپنی گردن سے ادا کر چکے ہیں۔

صاحب تصرف فقیر کی چوتھی قسم

اہل معرفت، جو نفس کی خواہش پوری نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ اُسے انتظار ہی میں رکھتے ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:۔

الانتظار اشد من الموت

"انتظار موت سے بھی بڑھ کر سخت ہے۔"

صاحب تصرف فقیر کی پانچویں قسم

صاحب تصرف صراط الذین انعمت علیھم کی صراط مستقیم والے، جو والیٔ ولایت اور ہادیٔ ہدایت ہیں اور یہی فقیر کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

"بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

خبردار! اولیاء اللہ کو کسی قسم کا ڈر اور خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔"

حدیث قدسی میں ہے:۔

اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری الا اولیائہ

"میرے دوست میری قبا کے نیچے ہیں انھیں میرے بغیر کوئی نہیں پہچان سکتا مگر اُس کے اولیاء پہچانتے ہیں۔"

ایک حرف اور پانچ نقاط

فقیر کے لیے پانچ نقاط ایک حرف میں چاہئیں:۔

۱. علم تین حرف کا ہے۔
۲. عمل تین حرف کا ہے۔
۳. حلم تین حرف کا ہے۔
۴. شرع تین حرف کا ہے۔
۵. فقر تین حرف کا ہے۔

یہ تمام مل کر پندرہ حرف ہیں جب ان سب کو جمع کرے تو جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ جس میں یہ صفات نہیں وہ فقیر کی صفت سے خارج ہے۔

پانچ اشیاء کا ترک کرنا

جاننا چاہیئے کہ فقیری میں پانچ حسب ذیل اشیاء چھوڑ دینی چاہئیں:۔

۱. جہل ۲. دنیا ۳. اہل دنیا
۴. نفس ۵. ریا

ان سے مسرات خلق اللہ کا رجوع پیدا ہوتا ہے اور یہ مقام جمع اُمور ہے اس لیے فقیر پر پانچ حسب ذیل موکل ہونے چاہئیں:۔

۱. توکل علی اللہ۔

۲. شریعت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳. المفلس فی امان اللہ۔

۴. مُرشد عارف باللہ۔

۵. پیشوائے کلام اللہ کی محبت۔

علم اور مرشد میں تخصیص

باہو علم کیا ہے؟ علم ایک نیک خواہ رفیق ہے اور مرشد کیا ہے؟ راہ کا پیشوا ہے

ذکر معرفت اور فقر میں تخصیص

ذکر معرفت کیا ہے؟ دونوں جہان کے رستے کا خرچ ہے۔

فقر کیا ہے؟ لازوال بادشاہ ہے۔

باہو فقیر کسے کہتے ہیں؟ جو لوگوں کو غیر سے بچائے اور دریائے وحدت میں دھوئے۔ جس طرح کہ دھوبی ناپاک کپڑے کو پاک کرتا ہے۔

فقیر حضرت جرجیس علیہ السلام کی طرح ہونا چاہیئے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق ہونا چاہیئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفه

"اللہ تعالیٰ نے انسان کے قلب میں دو دل نہیں بنائے۔"

صاحب نصیحت اور صاحب فضیحت کون؟

جاننا چاہیئے کہ علماء صاحب نصیحت ہیں اور فقراء صاحب فضیحت جو ہمیشہ اپنے

اپنے نفس کا حساب لیتے رہتے ہیں۔ فقیر اللہ کا سایہ ہے۔ فقیر لایحتاج ہے۔ فقیر ہی صاحب ولایت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور

"اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں اور ان کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے آتا ہے۔"

فقیر میں پانچ اشیاء کی نفی

جاننا چاہیئے کہ فقیر ندا کرنے والا اور مناجات کرنے والا ہے کہ خرابی کرنے والا اور اہل شرب ہے پس فقیر میں پانچ باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔

پہلی بات

سرود جو کفار کی بنا ہے کہ بتوں کے سامنے گاتے ہیں۔

دوسری بات

فقیر میں جھوٹ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ یہ ایمان کی تاریکی کا موجب ہے۔

تیسری بات

فقیر میں نفس کا ذائقہ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ یہ دل کی سیاہی کا سبب ہے۔

چوتھی بات

فقیر کو نشہ والی چیزوں کا استعمال نہیں چاہیئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

یا ایھا الذین لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ

"اے لوگو! نشہ کی حالت میں نماز ادا نہ کرو۔"

پانچویں بات

فقیر میں بدعت نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ اس میں قہر خداوندی اور اللہ کے رسول کی ناراضگی ہے۔

عظمت قرآن

جب طالب اللہ کو کسی طرح فقر کی راہ فراخ نہ ہو تو اُسے چاہیئے کہ صرف اللہ کا ذکر کرے اور قرآن مجید کو اپنا رہنما مقرر کرے۔ جس طرح دریائے عمیق میں کشتی پر سوار ہوتے ہیں اسی طرح زندہ دل غوث یا قطب کی قبر پر سوار ہو کر جس قدر ہو سکے قرآن مجید پڑھے۔ ایسا کرنے سے صاحبِ قبر بجلی کی مانند تیزی سے اُڑ کر فوراً توحید الٰہی میں غرق کر دے گا اور مطلوب تک پہنچا دے گا یا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پہنچا دے گا۔ پھر وہاں عرض پرداز ہو گا اور وہاں سے جو حکم ہو اس پر عمل پیرا ہو۔ ارشاد نبوی ہے اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا من اھل القبور۔ (جب تمہیں کسی امر میں مشکل اور حیرانی کا پیش خیمہ ہو تو اہل قبور سے استعانت طلب کرو)۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

تمت بالخیر